إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

قادیان دار الامان

خطبہ نمبر ۱۵

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

نمبر ٹیلیفون ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عـہ
ششماہی ۸ر
سہ ماہی ۲ر۴
بیرون ہند سالانہ
عـہ

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

نمبر ۱۱۵	مطابق ۲۰ مئی ۱۹۳۹ء	یوم شنبہ	۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ	جلد ۲۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

نماز باجماعت کی ادائیگی کی اہمیت

نماز کو ان تمام پابندیوں کے ساتھ ادا کرو جو خدا اور اس کے رسول نے مقرر فرمائی ہیں

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۲ مئی ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

نیکیوں میں ترقی اور تنزل

بتدریج ہوا کرتا ہے۔ جب کوئی شخص نیکی کے میدان میں ترقی کرتا ہے تو آہستہ آہستہ کرتا ہے۔ اور جب تنزل کرنے لگتا ہے۔ تو اس وقت بھی آہستہ آہستہ کرتا ہے۔ نہ یکدم ترقی کرتا ہے۔ نہ یکدم تنزل میں گر جاتا ہے۔ چھوٹا چھوٹا فرق ہوتا ہے۔ جو بتدریج بڑھتے بڑھتے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ انسان بعض دفعہ بظاہر چھوٹی چھوٹی باتوں پر عمل کر رہا ہوتا ہے اور اسے معلوم بھی نہیں ہوتا۔ کہ وہ ترقی کر رہا ہے۔ مگر ایک دن کیا دیکھتا ہے۔ کہ وہ ترقی کے میدان میں بہت آگے نکل چکا ہے اسی طرح وہ بعض دفعہ بظاہر معمولی باتوں کو نظر انداز کر رہا ہوتا ہے کہ یکدم اسے معلوم ہوتا ہے۔ وہ بہت نیچے گر گیا ہے

ہمارے ملک میں ایک لطیفہ

مشہور ہے۔ کہتے ہیں۔ کوئی شخص تھا۔ اس کو یہ خیال ہو گیا۔ کہ وہ بہت بڑا پہلوان ہے۔ آہستہ آہستہ یہ خیال اس پر غالب آ گیا۔ اور وہ سمجھنے لگ گیا۔ کہ میں دنیا کا سب سے بڑا بہادر اور طاقت ور انسان ہوں۔ اور کوئی شخص بہادری اور جرأت میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اس پر اسے خیال آیا۔ کہ اپنی بہادری کا کوئی نشان بھی قائم کرنا چاہیئے چنانچہ اس نے خود بھی سوچا۔ اور اپنے دوستوں سے بھی مشورہ لیا۔ کہ وہ کونسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ بہادری کا نشان قائم کیا جا سکتا ہے۔ آخر اس کو معلوم ہوا۔ کہ جانوروں میں سے شیر ایک ایسا جانور ہے۔ جس کو لوگ بہادری کی مثال میں بیان کیا کرتے ہیں۔

پس اس نے فیصلہ کیا۔ کہ مجھے شیر کی شکل اپنے جسم پر گدوانی چاہیئے۔ یہ فیصلہ کرکے وہ کسی گودنے والے کے پاس گیا۔ اور اسے

شیر کی شکل

گودنے کو کہا۔ گودنے والے نے جب رنگ بھرنے کے لئے سوئی ماری۔ تو اسے درد محسوس ہوا اور وہ چیخنے لگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں کیا کرنے لگے ہو۔ اس نے کہا شیر گودنے لگا ہوں۔ اس پر اس نے دریافت کیا۔ کہ شیر کا کونسا حصہ۔ نائی نے کہا شیر کا دایاں کان گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا کہ اچھا یہ بتاؤ اگر شیر کا دایاں کان نہ ہو تو شیر رہتا ہے یا نہیں۔ نائی نے کہا رہتا تو شیر ہی ہے۔ اس پر اس نے کہا اچھا پھر دایاں کان چھوڑ دو اور آگے چلو۔ جب نائی نے بایاں کان گودنے کے لئے سوئی ماری تو پھر اس کو درد محسوس ہوا۔ اور اس نے پھر پوچھا میاں اب کیا گودنے لگے ہو۔ اس نے کہا اب بایاں کان گودنے لگا ہوں۔ وہ کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ۔ اگر شیر کا بایاں کان نہ ہو تو شیر رہتا ہے یا نہیں۔ نائی نے جواب دیا۔ کہ رہتا تو شیر ہی ہے۔ اس پر اس نے کہا اچھا اس کو بھی چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس کے بعد جب نائی نے دُم بنانے کے لئے سوئی ماری تو پھر وہ کہنے لگا اب کیا بنانے لگے ہو گودنے والے نے کہا دُم۔ کہنے لگا اچھا یہ بتاؤ۔ اگر کسی شیر کی دم نہ ہو تو وہ شیر رہتا ہے یا نہیں نائی نے کہا رہتا تو شیر ہی ہے۔ کہنے لگا اچھا پھر اسکو بھی چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس طرح اس نے چار یا پانچ مرتبہ جو کیا تو نائی سوئی رکھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا ایک دو چیزوں کے نہ ہونے سے تو شیر رہ سکتا ہے لیکن سب چیزوں کے نہ ہونے سے تو شیر کا کچھ بھی نہیں رہتا۔

بظاہر یہ ایک مضحکہ خیز مثال معلوم ہوتی ہے۔ لیکن درحقیقت یہ نہایت

سبق آموز حکائت

ہے۔ اور یہ نصیحت اپنے اندر پنہاں رکھتی ہے۔ کہ تھوڑا تھوڑا چھوڑنے سے سب کچھ چھوٹ جاتا ہے۔ اور کچھ بھی ہاتھ میں نہیں رہتا۔

اسلام کے نہایت ہی اہم اور مہتم بالشان اصول میں سے ایک اصل

نماز باجماعت ادا کرنا

ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا حکم ہے ایک پہاڑ ہے نیکی کا۔ جس طرح پہاڑ کی بلند چوٹیوں کے آنے سے قبل کئی چھوٹی چھوٹی چوٹیاں آتی ہیں پہلے چھوٹے چھوٹے ٹیلے آتے ہیں پھر ان سے اونچے ٹیلے، پھر ان سے اونچے، پھر جھاڑیوں والے ٹیلے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر پہاڑ آنے شروع ہوتے ہیں۔ اس کے بعد چیل و دیار کے بلند و بالا درختوں والی اونچی پہاڑیاں آتی ہیں۔ اور آخر میں برف سے ڈھکی ہوئی نہائت اونچی پہاڑیوں پر یہ سلسلہ ختم ہوتا ہے۔ ان بلند چوٹیوں کے بعد پہاڑ پھر نیچا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ سب سے اونچے پہاڑ کے بعد اس سے چھوٹا اور اس کے بعد اس سے چھوٹا پہاڑ آتا ہے پھر ٹیلے آتے ہیں پھر ناہموار زمین آتی ہے۔ اور اس کے بعد ہموار زمین آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نماز کا بھی حال ہے۔ یہ بھی ایک پہاڑ ہے جو انسان کو

نیکی کی بلند ترین چوٹی

تک پہونچاتا ہے۔ اب یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اس پہاڑ کی چوٹی پر انسان بغیر ابتدائی مراحل طے کئے پہونچ جائے۔ یہی وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس کے متعلق بعض احکام دیئے۔ مثلاً سب سے پہلے

اذان دیئے جانے کا حکم

ہے۔ اس کے بعد وضو کیا جاتا ہے۔ اور پھر سنتیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد فرض آتے ہیں۔ جو پہاڑ کی چوٹی کے مقابل پر ہیں۔ فرضوں کے بعد پھر سنتیں ادا کی جاتی ہیں۔ اور تب انسان کو نماز سے فراغت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ذکر الٰہی بھی ہے جو نماز سے پہلے اور نماز کے بعد کیا جاتا ہے۔ اور جو بہت ہی ضروری چیز ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ذکر الٰہی انسان کے لئے بہت بڑی برکات کا موجب ہوتا ہے۔ اور آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص نماز کے انتظار میں بیٹھا رہتا ہے وہ ایسا ہی ہے گویا جہاد میں مشغول ہے۔ لیکن آجکل کے احمق نام نہاد تعلیم یافتہ نوجوانوں کے نزدیک

مسجد میں نماز کے انتظار کیلئے بیٹھنا

اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اگر انسان کی پیدائش کی غرض حصول دنیا ہی تھی تو نماز کے لئے وقت خرچ کرنا بھی تو وقت ضائع کرنا ہے۔ وقت ضائع کرنیوالی چیز خواہ کم ہو یا زیادہ ایک ہی بات ہے۔ اب یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ جو شخص مثلاً ۲۵ منٹ نماز کے انتظار میں بیٹھے وہ تو وقت ضائع کرنے والا ہو لیکن دوسرا شخص جو دس منٹ نماز میں خرچ کرے وہ وقت ضائع کرنے والا نہ ہو۔ کوئی عقلمند اور سمجھدار آدمی اس کیلے کو نہیں کھائے گا جو سڑا ہوا اور گندا ہو۔ بلکہ وہ اسے پھینک دیگا یہ نہیں ہوگا کہ وہ کچھ حصہ کھالے اور باقی کے متعلق کہہ دے کہ میں یہ نہیں کھاتا۔ یا ایک خربوزہ جس میں کیڑے پڑے ہوئے ہوں۔ اور جس میں سے بدبو آرہی ہو اس کے متعلق وہ یہ کبھی نہیں کرے گا۔ کہ اس کی پانچ چھ کیڑوں والی پھانکیں تو کھالے اور باقی پھینک دے اور کہے کہ میں گندہ خربوزہ نہیں کھا سکتا۔ وہ یقیناً چھوٹے سے چھوٹا ٹکڑا بھی ایسے خربوزے کا کھانے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ کجا یہ کہ وہ زیادہ حصہ کھالے۔ اور تھوڑا چھوڑ دے۔ پس یہ احمقانہ خیال ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنا اپنے وقت کو ضائع کرنا ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ نقص بعض احمدیوں میں بھی پایا جاتا ہے۔ وہ نماز تو پڑھتے ہیں لیکن

ذکر الٰہی کی اہمیت

کو نہیں سمجھتے۔ اور نماز پڑھنے کے لئے وہ ایسی ہی مسجد کی تلاش کرتے ہیں جس میں نماز جلدی پڑھائی جاتی ہو۔ اور پھر امام ایسا ڈھونڈتے ہیں جو دو تین ٹھونگیں مار کر نماز پڑھا دے اور مقتدیوں کو جلد فارغ کر دے۔ اور ان کو زیادہ وقت نماز کے لئے صرف نہ کرنا پڑے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

نماز اپنے اپنے محلہ کی مسجد میں

ادا کرو جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا اس وقت یہ بے حکمت سا نظر آتا تھا۔ لیکن انبیاء علیہم السلام کی فراست غیر معمولی طور پر تیز ہوتی ہے اور وہ انسانی نفس کی تمام کمزوریوں کو مدنظر رکھتے ہوئے احکام دیتے ہیں۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کے نقائص کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ مئی سنہ ۳۹ء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق نو بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بوجہ حرارت ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج ۶ بجے صبح بذریعہ کار لاہور تشریف لے گئیں

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت چند روز سے بوجہ بخار، درد اور ضعف قلب ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے والد ملک نور الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے کل اپنے وطن کنجاہ ضلع گجرات میں بعمر ۷۵ سال وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش بذریعہ لاری یہاں لائی گئی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے باوجود ناسازی طبع عصر کے بعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس حکم میں ایک بہت بڑی حکمت ہے، اور وہ یہ کہ جب تم اپنے محلہ کی مسجد چھوڑ کر دوسری جگہ جاتے ہو۔ تو دراصل آرام طلبی کے لئے جاتے ہو۔ کیونکہ تمہیں خیال ہوتا ہے۔ کہ وہاں نماز جلدی ہو جائے گی۔ تم جانتے ہو کہ وہاں امام کس قسم کی نماز پڑھاتا ہے۔ اور تم اپنے محلہ میں نماز اس لئے نہیں پڑھتے۔ کہ تم جانتے ہو۔ وہاں تم کو انتظار کرنا پڑے گا۔ اور نماز بھی ادا کرنی ہوگی۔

پس یہ ایک نہایت ہی پُر حکمت حکم ہے جس کی حکمت اب نمایاں طور پہ محسوس ہوتی ہے۔ پھر بعض لوگ ایسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ جہاں بچوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے۔ چونکہ اس جگہ نماز گھنٹی بجنے کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور بچوں کے لئے جلدی پڑھا دی جاتی ہے۔ اس لئے وہ بھی اسی مسجد میں جا کر نماز پڑھتے ہیں۔ لیکن محلہ کی مسجد میں چونکہ انہیں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے وہ محلہ کی مساجد میں نماز نہیں پڑھتے حالانکہ

امام کا انتظار اور ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا

یہ بہت بڑی نیکیاں ہیں اور یہی نیکیاں انسان کو نیکیوں کے پہاڑ کی چوٹی تک پہونچاتی ہیں۔ اگر اس پہاڑ تک پہونچنے کے لئے ابتدائی نیکیوں کی ضرورت نہ ہوتی۔ جو ٹیلوں وغیرہ سے مشابہت رکھتی ہیں۔ تو نماز کے لئے اذان کیوں دی جاتی۔ پھر امام کے انتظار کا کیوں حکم دیا جاتا جس میں ذکر الٰہی کیا جاتا ہے۔ اور پھر سنتیں پڑھنے کا حکم کیوں دیا جاتا اسی طرح نماز باجماعت کا حکم کس لئے دیا جاتا۔ یہ سب احکام اسی لئے ہیں کہ انسان ان پر عمل کرتے ہوئے آہستہ آہستہ نیکی کے بلند پہاڑ پر چڑھے مگر جو شخص بغیر ان بلندیوں کو عبور کرنے کے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا چاہتا ہے

وہ احمق اور نادان ہے وہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے روحانی ترقی کے لئے کونسے اصول اور ذرائع مقرر کئے ہوئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ دین کی تکمیل کے لئے ان تمام ذرائع کا استعمال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جو اس کو حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور ان کے حاصل کئے بغیر دین کی تکمیل قطعاً نہیں ہو سکتی۔ یہی

مغربی تہذیب سے متاثر نوجوان

جو ہر بات میں وجہ اور حکمت تلاش کرنے کے عادی ہیں۔ ان کو دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ ڈنر پر جانا ہوتا ہے۔ تو کالے کوٹ کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں۔ کبھی کسی سے پوچھتے ہیں کبھی کسی سے۔ اور اگر کالا کوٹ نہ ملے تو وہ اسے اپنے لئے سخت ذلت کا باعث سمجھتے ہیں۔ اب بھلا ان سے کوئی پوچھے۔ کہ کالے کوٹ کا ڈنر کے ساتھ کیا تعلق ہے کیا کالے کوٹ کے ساتھ روٹی کاٹنی ہوتی ہے یا پھل کاٹنے ہوتے ہیں۔ یا ہڈی چبانے کا کام لینا ہوتا ہے۔ لیکن باوجود اس بات کے کہ کالے کوٹ کے ساتھ ڈنر کا کوئی تعلق نہیں وہ کالا کوٹ پہننا ضروری سمجھتے ہیں مگر

اسلام کے حکموں پر اعتراض

کرتے ہیں۔ کہ فلاں حکم کیوں ہے فلاں کیوں ہے وضو کرنے کی حکمت ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ نماز سے پہلے ذکر الٰہی کرنے کی حکمت ان کی سمجھ میں نہیں آتی۔ اور وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن ڈنر کے لئے کالا کوٹ یا سوٹ کے ساتھ ٹائی پہننے یا بوٹ کے ساتھ جراب پہننے کی حکمت سمجھنے کی انہیں کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ وہ خیال رکھتے ہیں۔ کہ پتلون میں کوئی کریز (Crease) نہ پڑے۔ اور وہ بغیر اس کی حکمت سمجھنے کے اس کو ضروری سمجھتے ہیں غرض شیطان کی پیدا کی ہوئی تمام پابندیوں کو اختیار کرتے اور اس کی پیدا کردہ یک جہتی کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ مگر خدا کی مقرر کردہ پابندیوں کی

مخالفت کرتے ہیں۔ اور اس کی یکجہتی کی تدبیروں کو لغو قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو اپنی

دوکانوں میں بیٹھے رہتے ہیں

کہ کب تکبیر ہو۔ تو نماز میں جا شامل ہوں ایسی ہی ایک دوکان فخر دین ملتانی کی تھی۔ جو اس قسم کے لوگوں کا اڈا تھا۔ اس جگہ بڑے بڑے لوگ جو معزز سمجھے جاتے ہیں۔ بیٹھے رہتے تھے۔ اور اس انتظار میں رہتے تھے کہ کب تکبیر ہو۔ تو مسجد میں جائیں۔ اب گو اس دوکان کے نہ ہونے کی وجہ سے اس میں ایک حد تک کمی آگئی ہے۔ مگر پھر بھی بعض لوگ ابھی تک ایسا کرتے ہیں۔ اور تکبیر پر ہی مسجد میں پہونچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ

ہمارے خاندان کے بعض افراد

میں بھی یہ سستی آگئی ہے۔ اور ہمارے گھر کے بعض بچے بھی اس مرض میں مبتلا ہیں۔ میں نے ان کے متعلق دیکھا ہے کہ جب میں مسجد میں آتا ہوں۔ تو وہ شاذ ہی مجھے یہاں نظر آتے ہیں۔ بلکہ گھر میں سنتیں پڑھ کر انتظار کرتے رہتے ہیں جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ میں گھر میں سے ہو کر مسجد میں چلا گیا ہوں۔ تو اس وقت وہ دوڑتے ہوئے نماز میں آ شامل ہوتے ہیں۔ آج تو ان کو بیشک یہ سہولت میسر ہے۔ مگر وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ میں ہمیشہ رہنے والی ہستی نہیں۔ ہمیشہ رہنے والی ہستی تو حیّ و قیوم خدا ہی کی ہے۔ میرے بعد جو خلیفہ ہوگا۔ کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ کس گھر کا فرد ہوگا۔ اس وقت انہیں کیونکر علم ہوگا۔ کہ امام مسجد میں نماز کے لئے آ گیا ہے۔ اس وقت ان کو جو بیس تیس سال سے عادت پڑی ہوئی ہوگی وہ کیسے دور ہوگی۔ اور وہ کیسے باجماعت نماز ادا کریں گے۔ اگر اس وقت انہوں نے اپنی حالت کی اصلاح نہ کی۔ تو پہلے ان کی جماعت کی پہلی رکعت جاتی رہے گی۔ پھر دوسری رکعت جاتی رہیگی۔ پھر تیسری رکعت جاتی رہے گی۔ اور آہستہ

آہستہ وہ باجماعت نماز ادا کرنے سے ہی محروم ہو جائیں گے۔ اور خیال کر لیں گے۔ کہ چلو گھر پر ہی نماز پڑھ لیں۔ اور بعد میں ممکن ہے وہ گھر میں بھی نماز پڑھنا چھوڑ دیں۔ میں ان کو اس حدیث کے مطابق کہ کسی کا نقص لوگوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہیئے۔ اشاروں میں توجہ دلا چکا ہوں۔ لیکن جب ان پر میرے اشاروں کا کوئی اثر نہیں ہوا تو میں نے ضروری سمجھا۔ کہ اب زیادہ وضاحت سے کام لے کر ان کو توجہ دلاؤں تاکہ وہ اپنی اس غفلت کی عادت کو ترک کر دیں جو لوگ

گھروں میں نماز پڑھنے کے عادی

ہوتے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ نماز پڑھنا بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے آجتک کبھی نہیں دیکھا۔ کہ گھر پر نماز پڑھنے والا کوئی شخص ہمیشہ نماز کا پابند رہا ہو۔ وہ بالآخر نماز کا تارک ہی ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسکی نماز رسمی ہوتی ہے۔ محبت اور ایمانی روح اس میں نہیں ہوتی۔ وہ پہلے تو گھر میں نماز پڑھتا رہتا ہے۔ مگر جس دن کسی "عقلمند" اور "سمجھدار" آدمی سے اس کی ملاقات ہو۔ (میں نے عقلمند کا لفظ اس لئے استعمال کیا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے نزدیک عقلمند وہی ہوتا ہے جو نماز کو بے فائدہ سمجھے اور اسلام کی عائد کردہ پابندیوں کو بُرا قرار دے) اور وہ کہے۔ کہ میاں اس نماز کا تم کو کیا فائدہ تو اسی روز سے وہ نماز پڑھنا چھوڑ دیگا۔ اور کہے گا۔ کہ واقعہ میں اس نماز کا کوئی فائدہ نہیں۔ حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ کہ وہ نماز جس کا اسے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا۔ وہ اس کی اپنی بنائی ہوئی نماز تھی۔ خدا کی نماز تو وہ پڑھتا ہی نہیں تھا۔ اگر وہ خدا کی نماز پڑھتا۔ اور ان شرائط کے ساتھ ادا کرتا۔ جو اس کے لئے مقرر ہیں۔ تو اس کا اسے فائدہ بھی پہونچتا۔ اس کے بغیر اس کی نماز محض ایک رسم تھی جس میں ایمان نہیں تھا اور نہ وہ روح اس کے اندر تھی۔ جس روح کا نماز کے اندر پایا جانا ضروری ہے نماز اپنی ان قیود اور پابندیوں کے ساتھ جو اللہ اور اس کے رسول نے مقرر کی ہیں۔ ایک

398

حسین ترین چیز

ہے۔ لیکن اگر کسی حسین کی ناک کاٹ دی جائے۔ آنکھ پھوڑ دی جائے گالوں پر نشان لگا دیئے جائیں۔ اور کان کاٹ دیئے جائیں تو کون شخص کہہ سکتا ہے کہ یہ وہی حسین ہے۔ یہی حال نماز کا ہے۔ نماز اپنی تمام قیود اور پابندیوں کے ساتھ ایک انتہا درجہ کی خوبصورت چیز ہے۔ مگر جب ہم اپنی غفلت اور نادانی کی وجہ سے اس کو چھانٹتے چلے جائیں تو وہ بے فائدہ اور لغو چیز بن جاتی ہے۔ اور ایسی نماز کبھی بابرکت نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ لوگ نماز اس طرح پڑھتے ہیں جس طرح مرغ ٹھونگے مار کر دانے چگتا ہے۔ ایسی نماز یقیناً کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتی۔ بلکہ بعض دفعہ

ایسی نماز لعنت کا موجب بن جاتی ہے

جیسے قرآن کریم میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ویل للمصلین کہ نماز عذاب ہے۔ نماز لعنت ہے۔ نماز گرفت ہے مگر کن کے لئے الذین ھم عن صلوٰتھم ساھون۔ ان کے لئے جن کی نماز قشر رہ جاتی ہے۔ جس کے اندر مغز نہیں ہوتا۔ جو اس کو کاٹ کر اور اس کی شکل کو بگاڑ کر ادا کرتے ہیں۔ انسان تبھی اس لعنت سے بچ سکتا ہے۔ جب وہ نماز کو اسکی قیود اور پابندیوں کے ساتھ ادا کرے۔ اور پھر اس سے فائدہ اٹھائے لیکن اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو بجائے ثواب کے ایک لعنت مول لیتا ہے اور اگر وہ ضد کی وجہ سے کہتا ہے کہ ہاں فائدہ ہے۔ اور درحقیقت اسے فائدہ کوئی نہیں ہوتا۔ تو اس وقت وہ جھوٹا بھی ہوتا ہے۔ اور لعنتی بھی کیونکہ وہ خدا اور رسول اور اپنے مذہب کو عملی طور پر جھوٹا کہتا ہے۔ ہاں اگر وہ نماز کو ان قیود اور پابندیوں کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ جو خدا اور رسول نے مقرر کی ہیں۔ تو اس کو اس کا ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ اور اس کے دل پر خدا تعالےٰ کی محبت غلبہ کر لیتی ہے۔ بلکہ نماز سے بھی پہلے جب یہ ذکر الٰہی کرتا اور نماز کے لئے انتظار کرتا اور سنتیں وغیرہ پڑھتا ہے۔ تو اس وقت اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ

دست در کار دل بایار

دیکھو نماز کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی شخص کسی کی دعوت کرے اور کہے کہ کھانا اکٹھا نہیں کھایا جائیگا۔ ہر شخص اپنا برتن بھجوا دے اس میں کھانا ڈلوا دیا جائے گا۔ اب جو شخص برتن لے کر جائے گا اسے کھانا مل جائیگا۔ مگر جو برتن لے کر نہیں جائے گا۔ وہ محروم رہے گا۔ اسی طرح نماز کیا ہے۔ نماز ایک

روحانی کھانے کی تقسیم کا وقت

ہے۔ جو شخص اس وقت برتن لے کر جائے گا وہ اس میں کھانا ڈلوا لائیگا۔ مگر جو خالی ہاتھ جائے گا۔ اس کو وہاں سے خالی ہاتھ واپس لوٹنا پڑے گا۔ کیونکہ وہ برتن لے کر ہی نہیں گیا گو جانے میں وہ برتن لے جانے والوں کے برابر ہی رہا۔ لیکن ان کو تو کھانا مل جائے گا۔ جن کے پاس برتن ہوں گے۔ مگر اس کو کچھ نہیں ملیگا۔ کیونکہ اس کے پاس برتن نہیں تھا۔ یا یہی فرض کرو یہ برتن تو لے جاتا ہے مگر پاخانہ سے بھرا ہوا ہے۔ جیسے پاخانہ کا پاٹ اٹھا کر کوئی لے جائے تو اس میں جو کھانا بھی ڈالا جائے گا۔ وہ کھانے کے قابل نہیں ہوگا۔ بلکہ پھینک دینے کے قابل ہوگا۔ ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہتے ہیں کوئی لڑکا اپنے ملا استاد کے لئے گھر سے کھیر لے کر گیا۔ چونکہ اس کے گھر سے کھیر چھوڑ پہلے کبھی باسی روٹی بھی نہیں آئی تھی۔ اس لئے استاد بہت ہی حیران ہوا۔ اور اس نے لڑکے سے دریافت کیا کہ بیٹا آج تیری ماں کو کھیر بھیجنے کا خیال کیسے آ گیا۔ اس نے جواب دیا کہ ملاجی بات دراصل یہ ہے کہ اماں نے کھیر پکائی تھی۔ اس میں کتا مونہہ ڈال گیا۔ اس پر ماں مجھے کہنے لگی کہ جا ملاجی کو دے آ اس کو یہ سنکر

سخت غصہ

آیا اور اس نے برتن زمین پر دے مارا۔ جو گرتے ہی ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اور کہنے لگا کمبخت کیا کتے کا جھوٹا میرے لئے ہی رکھا تھا۔ لڑکے نے جب دیکھا کہ برتن ٹوٹ گیا ہے۔ تو وہ رونے لگ گیا۔ اس پر ملا نے کہا کہ تو روتا کیوں ہے برتن میں کتا مونہہ ڈال گیا تھا۔ اور وہ کھانے کے لئے استعمال کرنے کے قابل نہیں رہا تھا۔ لڑکا کہنے لگا مجھے ڈر ہے کہ گھر جاؤں گا۔ تو اماں خفا ہوگی۔ کیونکہ یہ برتن جس میں میں کھیر ڈال کر لایا تھا۔ اس میں میری ماں چھوٹے بھائی کو پیشاب کرایا کرتی تھی۔ اب چونکہ یہ برتن ٹوٹ گیا ہے۔ اس لئے وہ ناراض ہوگی۔ یہی حال بغیر قیود اور شرائط کے نماز ادا کرنے کا ہے۔

حقیقی نماز

تو بندے اور خدا میں تعلق قائم کرتی ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ نماز کو ان تمام آداب کے ساتھ ادا کیا جائے جو خدا اور اس کے رسول نے اس کی ادائگی کے لئے مقرر کئے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی شخص ان شرائط کو پوری طرح ملحوظ نہیں رکھتا تو وہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا لینے کے لئے گندہ برتن لے جائے۔ اور اگر وہ کسی امر کی بھی نگہداشت نہیں رکھتا۔ جیسے بعض لوگ نہ ذکر الٰہی کرتے ہیں۔ نہ سنتیں پڑھتے ہیں۔ اور

نماز کے لئے انتظار

کرنے کو تضییع اوقات سمجھتے ہیں۔ ان کی مثال بالکل اس شخص کی سی ہے۔ جو کھانا لینے کے لئے تو جائے مگر برتن اس کے پاس نہ ہو۔ دونوں صورتوں میں دعوت کا فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا۔ کیونکہ جو نماز بھی ان قیود کے بغیر پڑھی جائے گی۔ وہ گندے برتن میں چیز ڈلوانے کے مترادف ہوگی۔ اور اس قسم کی نماز پڑھنے والے کو نماز کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد چوک دھنی رام
ہر قسم کے آرائشی سامان اور سوئیٹ کی خرید کیلئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز کے وقت

محبت الٰہی کی غذا

تقسیم ہو رہی ہوتی ہے۔ اور اس کو وہی شخص حاصل کر سکتا ہے جو نہ صرف برتن لے کر جائے بلکہ پاک اور صاف برتن لے کر اس کے حضور حاضر ہو۔

پس میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ خصوصاً اپنے خاندان کے بعض بچوں کو (شائد ان میں سے بعض کو یہ بُرا لگے۔ اور طبعاً بُرا محسوس بھی ہوتا ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جب کسی کو کوئی نصیحت کرنی ہو۔ تو علیحدگی میں کرو مگر چونکہ میں ان لوگوں کو الگ بھی سمجھا چکا ہوں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ میرے اس سمجھانے کا کوئی خاطر خواہ اثر اُن پر نہیں ہوا۔ اس لئے میں نے چاہا۔ کہ اب ان کا نام لے کر اس بات کو بیان کر دوں)

یہ بات یاد رکھو۔ کہ

موجودہ تہذیب اور تعلیم

ان چیزوں کو حقیر کر کے دکھاتی ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ وہ اپنی چیزوں کو حقیر کر کے نہیں دکھاتی۔ چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں۔ مگر ان کے خلاف چلتے ہوئے ان کی جان نکلتی ہے۔ جیسے میں نے بتایا ہے کہ ڈنر کے موقعہ پر ہر شخص کے لئے کالا کوٹ پہن کر جانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ اس بات کو بڑی مصیبت اور ہتک سمجھتے ہیں۔ کہ ان کی مجلس میں کوئی ایسا شخص شریک ہو جائے جس نے کالا کوٹ پہنا ہوا نہ ہو۔ ایک دعوت مجھے بھی اس وقت یاد آگئی۔ وہ بھی ڈنر تھا۔ جس میں شمولیت کے لئے مجھے بلایا گیا۔ میں نے کہلا بھیجا۔ کہ میں ڈنر کے موقعہ پر کالا کوٹ نہیں پہن سکتا۔ اب ایک طرف دعوت میں مجھے شریک بھی کرنا چاہتے تھے اور دوسری طرف ان کے لئے یہ بھی بڑی بھاری مصیبت تھی۔ کہ میں ایسی حالت میں شامل ہوں۔ جبکہ میں نے کالا کوٹ پہنا ہوا نہ ہو اور اس طرح ان کی ذلت و رسوائی ہو۔ تنگ آکر انہوں نے یہ فیصلہ کر دیا کہ کوئی شخص کالا کوٹ پہن کر نہ آئے۔ کیونکہ وہ سمجھتے تھے۔ کہ یہ بڑی ذلت کی بات ہو گی۔ کہ اور لوگوں کے تو کالے کوٹ ہونگے۔ اور ان کا کالا کوٹ نہیں ہوگا۔ تو انہوں نے سرے سے یہ قید ہی اڑا دی۔ محض اس لئے کہ یہ محسوس نہ ہو۔ کہ قانون ٹوٹ گیا ہے۔ اور انہوں نے کسی شرط کی خلاف ورزی کی ہے۔

پھر یورپین لوگوں نے خود اپنے اوپر

کئی قسم کی قیود

عائد کر رکھی ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے ایک رسالہ میں میں نے ایک دفعہ ایک مضمون پڑھا۔ وہاں مرد عورت ناچتے ہیں۔ اور اس میں کوئی شرم اور حیا محسوس نہیں کی جاتی۔ غیر عورت کا غیر مرد کے ساتھ ناچ یورپ میں بالکل جائز ہے۔ مگر انہوں نے یہ شرط رکھی ہوئی ہے۔ کہ اس ناچ میں تین انگل کا مرد اور عورت کے درمیان فرق رہنا چاہیے اب مرد اور عورت ناچتے چلے جائیں گے اور اسے بالکل جائز اور درست سمجھیں گے لیکن ساتھ ہی یہ ضروری ہوگا۔ کہ ان میں

تین انگل کا فرق

رہے۔ اگر تین انگل سے کم فرق ہو جائے۔ تو وہ کہتے ہیں۔ کہ یہ درست نہیں۔ اس مضمون میں یوروپین لوگوں کے اس طریق عمل پر مضمون نویس نے جو ہمارے نقطہ نگاہ میں تو سمجھدار تھا۔ مگر اپنی قوم کے نزدیک بیوقوف اور احمق تھا۔ بڑی ہنسی اڑائی اور لکھا۔ کہ یہ تین انگل کا کونسا فرق ہے جس پر زور دیا جاتا ہے۔ اور وجہ کیا ہے۔ کہ تین انگلی کا فرق ہو۔ تو تہذیب قائم رہتی ہے اور اگر اڑھائی انگل کا فرق ہو جائے تو تہذیب اڑ جاتی ہے۔ مگر ان میں یہ ایک قاعدہ ہے۔ وہ اس کی پابندی کرتے ہیں۔ اور ہر شخص خیال کرتا ہے کہ یہ بڑا اہم معاملہ ہے۔

اسی طرح

تیرہ کا عدد انگریزوں میں منحوس سمجھا جاتا ہے

کیونکہ حضرت مسیحؑ کے بارہ حواری تھے اور تیرھویں آپ خود تھے۔ لیکن پھر انہی میں سے ایک نے حضرت مسیحؑ کو چند روپوں کے بدلے گرفتار کرا دیا۔ بس اس وقت سے تیرہ کا عدد انگریزوں میں منحوس سمجھا جاتا ہے۔ ان میں بڑے بڑے فلاسفر بڑے بڑے پروفیسر۔ بڑے بڑے مدبر بڑے بڑے سائنسدان۔ اور بڑے بڑے عقلمند اور دانا لوگ ہیں۔ مگر جہاں تیرہ کا اجتماع دیکھیں گے ان کے چہرے زرد پڑ جائیں گے۔ اور کوشش کریں گے کہ کسی طرح اس دعوت سے بھاگ جائیں جس میں تیرہ آدمی جمع ہیں۔ اور یا تو وہ تلاش کر کے کسی چودھویں آدمی کو اپنے اندر شامل کر لیں گے۔ اور اگر کسی چودھویں کو شامل نہ کر سکیں تو ایک ان میں سے ضرور کھسک جائیگا۔ تاکہ تیرہ کی نحوست اُن پر نہ آئے ایک لطیفہ مشہور ہے۔ کہ ایک دفعہ کسی دعوت میں تیرہ انگریز شریک ہو گئے۔ اب ان میں سے ہر ایک نے چاہا۔ کہ میں اس دعوت سے کسی طرح کھسک جاؤں۔ تاکہ بارہ پیچھے رہ جائیں اور نحوست جاتی رہے۔ مگر چونکہ وہ یہ بات کھلے طور پر کہہ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے ہر ایک نے اپنے اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیا۔ کہ میں اس مجلس سے کھسک جاؤنگا۔ چنانچہ ایک ایک کر کے سب اس مجلس سے اٹھ گئے اور صرف میزبان ہی پیچھے رہ گیا۔ مہمان کوئی نہ رہا۔ تو یہ لوگ اول درجہ کی احمقانہ باتوں کے پیچھے چلتے ہیں مگر جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی احکام نازل ہوں۔ تو کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس میں یہ سزا ہے وہ قید ہے فلاں پابندی ہے اور فلاں سختی ہے۔ حالانکہ وہ خود دُنیوی امور میں ان پابندیوں سے بہت زیادہ خطرناک پابندیوں میں جکڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ پس یاد رکھو۔ نماز باجماعت اسلام کے اہم اصول میں سے ایک اصل ہے۔ جو شخص بغیر بیماری اور بغیر کسی ایسی تکلیف کے نماز چھوڑتا ہے۔ جس میں اس کا نماز باجماعت سے محروم رہنا مجبوری قرار دیا جا سکے وہ نماز کو عمداً ضائع کرتا ہے اور جو قوم نماز ضائع کر دیتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے فضل کو کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کے بے نظیر تحفے

غیر مسلموں کے مقابلہ میں اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ واقعہ کشمیری بازار لاہور کے بے نظیر تحفے ہمیشہ استعمال فرمائیں۔

چنبن آملہ ہیر آئل رجسٹرڈ۔ یہ تیل یونانی ادویات اور طب جدید کے اصول کے مطابق خاص کیمیائی طریق سے روغن کدو اور سرسوں میں تیار کیا جاتا ہے۔ جو کہ بالوں کو سیاہ جلد کو نرم خشکی کو دُور۔ دماغ کو قوت اور آنکھوں کو ٹھنڈک پہنچاتا ہے بالوں کو گرنے سے بچا کر لمبا خوشنما۔ اور سیاہی پر لانا۔ نزلہ و زکام کو دُور کرنا اس تیل کا خاص وصف ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت نہایت ہی کم رکھی گئی ہے۔ امید ہے کہ ایک بار ضرور استعمال فرما کر ہماری حوصلہ افزائی کی جائیگی قیمت فی سیر مبلغ چار روپے بوتل مبلغ تین روپے۔ آدھا ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ پوا بارہ آنہ نمونہ کی شیشی چار آنہ۔

گلزار سینٹ فلاور۔ موسم بہار کے تازہ اور چیدہ چیدہ پھولوں کی رُوح زمانہ حال کی خوشبوؤں کا شہنشاہ جو کہ منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے۔ اور خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے۔ قیمت فی تولہ ہر شیشی کلاں بارہ آنہ نمونہ چار آنہ۔ اس کے علاوہ ہمارے کارخانہ میں ہر قسم کے عطریات روغنیات کریم سنو۔ سرخی پوڈر۔ صابون وغیرہ بازار سے مقابلتاً ارزاں فروخت ہوتے ہیں فہرست طلب کرنے پر مفت روانہ کی جاتی ہے ہماری اشیا اپنے شہر کے تمام جنرل مرچنٹوں سے خرید فرمائیں۔ براہ راست کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ و پرفیومر کشمیری بازار لاہور سے منگوائیں۔

تحریک جدید کا چندہ جلد ادا کرنے والے مخلصین کے خطوط

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اپریل جماعتوں اور افراد کو پہونچ چکا ہے۔ اور ۵ مئی کا خطبہ جمعہ بھی پہونچ چکا ہے۔ ۱۹ مئی کو جمعہ کے دن یہ خطبہ ہر جماعت میں سنایا گیا ہوگا۔ خطبہ سن لینے کے بعد تحریک جدید کی قربانیوں میں شمولیت کا فخر رکھنے والے ہر دوست کو اپنے دل سے یہ سوال کرنا چاہیئے۔ کہ اس نے حضور کے ارشاد پر کیا عملی قدم اٹھایا۔ ایسا تو نہیں کہ خطبہ سنا یا پڑھا۔ اور اس کا اثر وہیں چھوڑ کر آ گئے۔ اگر آپ نے اب تک اپنے دل سے یہ سوال نہیں کیا تو اب اپنے دل میں پیدا کر کے بتائیں۔ کہ آپ نے عملاً کیا حرکت کی۔

ذیل میں بعض مخلص دوستوں کے خطوط کا خلاصہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ دوست جو چندہ تحریک جدید کی ادائیگی میں غفلت برت رہے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔

(۱) بابو محمد شفیع صاحب اوورسیر ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں:۔

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کے لئے حضور کا خطبہ ملا۔ بے شک وعدے کے وقت تو ادائیگی کا وقت معین نہیں کیا تھا۔ اور خیال تھا کہ سال کے آخر تک انشاء اللہ ادا کروں گا مگر خطبہ پڑھ کر دل نے یہ فیصلہ کیا کہ تمام خرچ بند کر دو۔ گھر میں تنگی ہوتی ہے تو ہونے دو۔ مگر تحریک جدید کا چندہ قسط وار نہیں بلکہ یکمشت اسی مہینے کے اندر پورا کرو۔ تنخواہ ملنے میں دیر تھی اور ایک مہینے کی تنخواہ سے وعدہ پورا نہیں ہوتا تھا بقایا کی فکر تھی۔ اللہ تعالےٰ نے سفر خرچ کے بل کے ملنے کا سامان کر دیا ۱۱۰ روپے کی رقم محفوظ رکھ کر جماعت کے سیکرٹری صاحب کا انتظار کرنے لگا۔ وہ آج ملے الحمد للہ کہ میں تحریک جدید کے قرض سے سبکدوش ہو گیا۔ حضرت کے حضور دعا کی درخواست فرمائیں۔

آپ کا وعدہ تو براہ راست حضور کے پیش ہوا ہے۔ تحریک جدید کی طرف سے تو یہ اعلان تحریک کے پہلے دن سے ہے۔ کہ ہر شخص براہ راست اپنا وعدہ یا رقم حضور کی خدمت میں بھیج سکتا ہے۔ اور اس کے بعد یہ بھی حضور کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے کہ چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے سیکرٹریان کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ روپیہ اپنے پاس نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید کو بھجواتے رہیں۔ پس اگر آپ خود براہ راست منی آرڈر یا بیمہ کر دیتے تو آپ کے لئے روک نہ تھی۔

اب پھر اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ تحریک جدید کے متعلق دوست یہ نوٹ کر لیں کہ اس کا روپیہ اپنے پاس جمع نہ رکھا جائے، بلکہ ساتھ کے ساتھ خواہ براہ راست حضرت کے حضور یا فنانشل سیکرٹری تحریک جدید یا محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے پتہ پر بھجواتے رہیں۔

یاد رہے کہ جس جماعت کا فرد براہ راست چندہ ارسال کرے گا۔ اس کی رقم جہاں اس کے نام پر درج کر دی جائے گی۔ وہاں ان کی جماعت کے حساب میں بھی دکھا دی جائے گی۔ اس لئے تحریک جدید کا چندہ براہ راست بھیجنے کی عام اجازت ہے اس میں قطعاً کوئی روک نہیں۔

(۲) ملک ستار بخش صاحب ایم اے ضلع جھنگ لکھتے ہیں۔

میں نے سال پنجم میں ۷۵ روپے کا وعدہ کیا۔ اور ساتھ ہی باقساط رقم ادا کرنے کا اقرار کیا۔ چنانچہ ہر مہینے قسط ادا کر رہا ہوں۔ مگر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبہ فرمودہ ۵ مئی کے ماتحت میں مجبور ہو گیا ہوں۔ کہ بقیہ رقم یکمشت ادا کر دوں۔ میں نے اپنے وعدہ کے ساتھ اپنی طرف سے حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے نام پر پانچ۔ چھ۔ سات۔ آٹھ۔ نو روپے ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ پس آپ میری بقایا رقم سے بواپسی اطلاع دیں۔ تاکہ میں بھیجدوں۔

(۳) ڈاکٹر محمد عبداللہ خان صاحب صدر رشاہ پور لکھتے ہیں۔

میرا وعدہ ۶۰ روپے سال پنجم اور ۵ سال اول کا ہے۔ حضور کا خطبہ پڑھ کر پہلا کام میں نے یہ کیا۔ کہ اپنی رقم سیکرٹری صاحب کو ادا کر دی جو آپکو عنقریب بھیجدے گا۔

(۴) چودھری فضل الٰہی صاحب سب پوسٹماسٹر دیپالپور لکھتے ہیں۔

زندگی کا اعتبار نہیں پہلے ہی کوتاہی نے بہت لمبا عرصہ ضائع کر دیا اس سے زیادہ میرے لئے اور کیا نقصان ہو سکتا ہے۔ کہ عرصہ ۵ سال سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعاؤں سے محروم ہوں۔ کیونکہ میں نے اپنے دل میں یہ عہد کیا تھا۔ کہ جب تک سارا چندہ تحریک جدید کا ادا نہ کر لوں گا حضور کی خدمت عالیہ میں عریضہ نہیں تحریر کروں گا۔ اب اتنا لمبا عرصہ ہو گیا ہے صبر کی طاقت نہیں رہی۔ اور حضور کے خطبات ۷ اپریل اور ۵ مئی میں نے پڑھے۔ آج قرض سے کہ تحریک جدید سال اول دوم سوم چہارم اور پنجم کا ۱۴۶/۸/- روپے بھیج رہا ہوں۔ جزاھم اللہ احسن الجزا

(۵) صوبیدار شیر محمد خاں صاحب راولپنڈی لکھتے ہیں۔

حضور کا خطبہ ۷ اپریل کا پڑھ لینے کے بعد میں نے دل میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ تنخواہ آتے ہی تحریک جدید کے وعدہ کی رقم ۷۰ روپے ادا کر دوں گا۔ چنانچہ اس عہد کے ساتھ تنخواہ ملنے پر یہ رقم ادا کر دی ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ یہ فرما چکے ہیں۔ کہ ہر فرد کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جلد از جلد اس کا وعدہ پورا ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کل پر ڈال دیا جائے، اس طرح یہ کبھی پورا نہ ہو سکے گا بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ آخر میں ادا کر دیں گے حالانکہ بقایا ہمیشہ ان لوگوں کے ذمہ رہتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ آخر میں دیدینگے۔

تبلیغ کرنیکا آسان طریقہ

متعصب اور معروف احمدیت کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ مگر دلچسپ کتاب قیمتاً بھی خرید کر پڑھ لیتے ہیں۔ امتحاناً ہم سے بالکل مفت کتاب قول سدید منگوا کر ان کو دیدیجئے۔ یہ اس قدر دلچسپ کتاب ہے۔ کہ شروع کرنے کے بعد ختم کئے بغیر اس کا ہاتھ سے رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ محصولڈاک بھی ہم اپنے پاس سے لگا کر آپ کو روانہ کریں گے۔ پسند آئے تو اس کی قیمت دو روپے روانہ کر دینا ورنہ کتاب واپس کر دینا۔ اس شرط پر تو شائد کوئی تبلیغ سے بالکل ہی غافل اور سست ناکارہ انسان ہی ایسی لاجواب کتاب منگوانے میں سوچ بچار کرے گا۔ تبلیغ کی تڑپ رکھنے والے آج ہی بلکہ اسی وقت

منیجر رسالہ دستکاری دہلی

سے منگوائیں۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

حیدرآباد میں آریوں کے ستیہ گرہ کی حقیقت

حیدرآباد کے خلاف آریہ سماجیوں نے جو شورش بپا کر رکھی ہے۔ اس کے متعلق وہ حکام کی چیرہ دستیوں، اور بدسلوکی کی داستانیں سناتے رہتے ہیں۔ لیکن اصلی واقعات کیا ہیں۔ حلقوں میں بھولے بھالے ہندو وہاں کس طرح بھیجے جاتے ہیں۔ اس کے متعلق جہلم سے ایک شخص سوامی سنگا پرشاد کا بیان شائع کیا جاتا ہے۔ وہ ۲۳ مارچ کو ۳۲ والنٹیروں کے جتھے کا ڈکٹیٹر بن کر آیا تھا۔ اور گلبرگہ میں گرفتاری کے بعد اسے چھ ماہ بائیس دن کی سزائے قید ملی تھی۔ وہ اپنے بیان میں لکھتا ہے:۔

"میں نے خاص طور پر پنجاب کے اخبارات میں پڑھا تھا۔ کہ ہندوؤں کو حیدرآباد میں مذہبی عبادت کرنے اور پرچار کرنے کی اجازت نہیں۔ نہ تو ہون کھنڈ اور نہ ہی مندر تعمیر ہو سکتے ہیں۔ اور پرانے مندر مسمار کئے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں کو حکومت زبردستی مسلمان کرتی ہے۔ ہندوؤں کو دن دہاڑے قتل کر دیا جاتا ہے۔ آدمی ہندو عورتوں کو عیاشی کا مسکن بنا لیا گیا ہے۔ ہندوؤں کی دولت لوٹ لی گئی۔ ان کے مکان اور زمین سرکار نے ضبط کر لئے۔

ان حالات کو پڑھ کر کوئی بھی غیور اور زندہ انسان خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ میں اور میرے ہم وطن بہت جوش میں تھے۔ اور ہم نے عہد کر لیا کہ اپنی زندگی بھی نثار کر کے ہندو مذہب کی آن رکھیں گے۔ لیکن جب میں جیل میں آیا۔ تو یہ دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ کہ خود سرکاری جیل میں ہون کھنڈ بنے ہوئے ہیں۔ ہندو صبح شام پرارتھنا کرتے اور بھجن گاتے ہیں۔ جب جیل کے اندر آزادی کی یہ حالت ہے۔ تو باہر کیا ہوگا پھر میں نے جب ستیہ گرہیوں کو دیکھا۔ اور ان سے ملا۔ تو مجھے بڑا افسوس ہوا۔ کہ سوائے چند کے باقی سب جاہل۔ آوارہ منش اور کرایہ کے ٹٹو ہیں۔ جو بے روزگاری کی وجہ سے اس تحریک میں شامل ہو گئے۔ ان کا نہ اصول ہے۔ نہ ان میں کیریکٹر ہے ان میں سے کوئی بھی ستیہ گرہ کے اصول سے واقف نہیں جو بات بات پر ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوجاتے ہیں۔ زبان ایسی استعمال کرتے ہیں۔ حرکات ایسی ہیں۔ کہ جن کا تذکرہ کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان لوگوں کو کانگرسی حکومت میں نوکریاں دلانے کا لالچ اور روپیہ کا لالچ دے کر یہاں لایا گیا۔ ہزاروں قسم کے جتن کر کے ان کو فراہم کیا گیا۔ کچھ کو دھوکہ دیا گیا۔ کہ نظام حکومت میں ملازمتیں مل رہی ہیں۔ وہاں جاؤ۔ اور پھر اس جھوٹ اور افترا پردازی نے بھی اپنا رنگ دکھلایا میں یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر اس تحریک اور اس کے چلانے والوں اور اس میں شریک ہونے والوں سے بیزار ہوگیا۔ میں نے یہ بھی تحقیق سے معلوم کر لیا کہ جو کچھ اخبارات میں لکھا جاتا ہے۔ وہ سب جھوٹ ہے۔ مذہب کی آڑ میں مذہبی تعصب کام کر رہا ہے۔ ورنہ وہ سب کچھ ہندوؤں کو حاصل ہے جو کسی بھی صوبے میں ان کو حاصل ہے۔ میں نے یہ بھی دیکھا۔ کہ نظام حکومت کے عہدہ دار۔ بہت خلیق، مجسمہ شرافت ہیں۔ جن کی نظر میں ہندو مسلمان کی کوئی تمیز نہیں۔ جیل والوں کا برتاؤ غیر معمولی طور پر اچھا ہے۔ ہماری ذرا سی بات پر توجہ کرتے ہیں۔ ہمیں غیر معمولی طور پر آرام دیا جاتا ہے۔ خوراک اچھی ہے۔ ان باتوں کو دیکھتے ہوئے میں اب اس تحریک سے کوئی واسطہ نہیں رکھنا چاہتا۔ اس سے اپنی بیزاری کا اعلان کرتا ہوں۔ اور معافی کا طالب ہو کر آزادی کا خواستگار ہوں"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ۔ فلسطین اور ہندوستان

اس وقت یورپ میں برطانیہ کی حالت نہایت خراب ہے۔ اگر جنگ ہوئی تو وہ ختم ہو جائیگا۔ ایسی صورت میں برطانیہ کو مصر اور ترکی کی امداد کی اشد ضرورت ہے۔ اس لئے اسکے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ قضیہ فلسطین کے حل کیلئے وہ تمام شرائط قبول کرے جو قاہرہ کانفرنس نے پیش کی ہیں"۔ یہ بیان چوہدری خلیق الزمان نے یورپ سے واپس لکھنؤ پہنچ کر دیا۔ آپ قضیہ فلسطین کے سلسلے میں قاہرہ کانفرنس میں شرکت کے لئے مسلم لیگ کی طرف سے گئے تھے۔ اور وہاں سے قاہرہ کانفرنس کے وفد میں شامل ہو کر لندن گئے۔ جہاں انہوں نے فلسطین کے بارے میں ہندوستان کے مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے مدبرین انگلستان اور برطانوی رائے عامہ کو آگاہ کیا۔ چوہدری صاحب نے کہا۔ اگر برطانیہ نے یہ شرائط جو قاہرہ کانفرنس میں تجویز کی گئی تھیں منظور کر لیں تو فبہا ورنہ فلسطین کے عرب دنیائے اسلام کی مقدس سرزمین کے لئے بیش از بیش شدت کے ساتھ جنگ جاری رکھیں گے۔ فلسطین کے عرب بالکل غیر مسلح ہیں۔ ان کے پاس سامان حرب نہیں۔ مگر اس کے باوجود ارض مقدس کی حرمت اور اپنے وطن کی آزادی کے لئے اب تک لڑ رہے ہیں۔ اور آئندہ بھی لڑتے رہیں گے۔

چوہدری صاحب نے کہا۔ فلسطین کے عربوں کو ہندوستان کے مسلمانوں سے یہ شکایت ہے کہ وہ انکی امداد کیلئے حتی المقدور کچھ نہیں کر سکتے ہیں انہوں نے یہ بھی نہیں کہا۔ ہمارے وفد نے انہیں یقین دلایا کہ ہندوستان کے مسلمان انکی امداد کیلئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرینگے۔ فلسطین کے عربوں پر اب تک ناگفتہ بہ مظالم توڑے جا رہے ہیں۔ اب ان میں برداشت کی مزید قوت نہیں رہی۔ نوجوانوں میں ایک آگ سی لگی ہوئی ہے۔ اور وہ ہر طرح قربانیاں کر رہے ہیں۔ اور مزید قربانیوں کے لئے تیار ہیں۔

میری عمر اس وقت اسّی (۸۰) برس کی ہے!

پھر بھی میری صحت بلحاظ عمر اچھی ہے

عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا مجھے ذیابیطس کی بیماری ہوگئی تھی جس کے ساتھ کافی مقدار میں شوگر بھی خارج ہوتی تھی۔ رات کے وقت قریباً تین ۳ دفعہ پیشاب کے لئے اٹھنا پڑتا۔ دن کے وقت بھی قریباً یہی حالت رہتی تھی۔ رات کو نیند کے نہ آنے اور کثرت پیشاب کی وجہ سے میری جسمانی صحت دن بدن کمزور ہوتی جا رہی تھی۔ میں نے بہت سے ڈاکٹروں اور قابل حکیموں کا علاج کیا جن کے علاج سے صرف عارضی طور پر مجھے صحت ہو جاتی تھی۔ تھوڑے روز کے بعد بیماری کا دورہ پھر ہو جاتا تھا۔ آخر میں نے جناب حکیم فقیر احمد خاں صاحب سے ذکر کیا جن کے ماتحت احمدیہ یونانی فارمیسی کا دواخانہ عرصہ ۵۰ سال سے جاری ہے۔ انہوں نے ازراہِ شفقت خاکسار کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کا بزرگ خیال کرتے ہوئے اور میری تکلیف کو پیش نظر رکھتے ہوئے نہایت اخلاص و محبت سے اپنے دواخانہ کی بہترین اکسیر امرت بوٹی (رجسٹرڈ) کی ۵۰ گولیاں عنایت فرمائیں جن کو میں نے باقاعدہ استعمال کیا۔ ان کے استعمال سے میری بیماری کے دو حصوں کو صحت ہو گئی پھر حکیم صاحب نے ۵۰ گولیاں اور بھیجیں۔ ان کے استعمال سے میری باقی بیماری کو کامل طور پر صحت ہو گئی۔ اب عرصہ ایک سال سے مجھے ذیابیطس۔ اکثرت پیشاب۔ کمزوری مثانہ کی کوئی تکلیف نہیں ہے اس وقت میری صحت اپنی عمر کے لحاظ سے بہت ہی بہتر ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ امرت بوٹی میں کوئی گرم خشک اور نقصان دینے والے اجزا نہیں ہیں کیونکہ میں دودھ کی بجائے پانی کے استعمال کرتا ہوں۔ پھر بھی اس دوائی نے میرے عام جسمانی قویٰ پر بہت بہتر اثر کیا ہے۔ میں دواخانہ کی ترقی اور حکیم صاحب کے اخلاص و محبت کی تعریف کرتا ہوں۔ میری یہ تحریر حلفیہ ہے۔ جو دوست براہ راست مجھ سے دریافت فرمانا چاہیں۔ ان کے لئے اپنا پتہ لکھ دیتا ہوں۔ قیمت ۵۰ گولی عہ ۱۰۰ گولی عہ برقی مالش عہ ۱۰۰ گولی بلا مالش عہ

راقم فقیر عبدالرحمن معلم مدرسہ عربیہ جالندھر چھاؤنی

ملنے کا پتہ:۔ احمدیہ یونانی فارمیسی۔ جالندھر کینٹ پنجاب

نتیجہ امتحان مڈل نصرت گرلز سکول قادیان

امۃ اللطیف	۳۹۳	سارہ	۴۵۹
سلیمہ	۴۴۹	امۃ القدیر	۴۶۲
امۃ اللطیف	۳۷۱	غلام فاطمہ	۴۹۹
مسعودہ بیگم	۵۸۷	محمودہ بیگم	۳۸۰
بشریٰ بیگم	۴۸۸	فخر النساء	۴۱۴
امۃ الحفیظ	۴۳۸	عزیزہ اختر	۴۱۱
حکمت سلطان	۵۱۸	سرور سلطان	۴۱۵
ناصرہ	۵۰۸	امۃ الحفیظ	۳۴۳
عائشہ	۵۶۲		

امۃ النصیر رول نمبر ۱۰۵۲ - اور اقبال بیگم تاریخ جغرافیہ میں دوبارہ امتحان دینگی کل انیس طالبات امتحان میں شامل ہوئیں۔ جن میں سے دو کمپارٹمنٹ میں آئیں اور کوئی فیل نہیں ہوئی۔ ہم اس شاندار نتیجہ پر سکول کے مینیجر ملک غلام فرید صاحب ایم اے۔ اور ان کے ماتحت عملہ کو مبارکباد دیتے ہیں۔ نیز اس سکول کی ایک لڑکی امۃ الرؤف نے پرائمری میں امسال وظیفہ بھی حاصل کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زکوٰۃ امام وقت کے حضور بھیجنی ضروری ہے

قرآن کریم اور احادیث نبوی کی رو سے ضروری ہے۔ کہ جب امام وقت موجود ہو تو زکوٰۃ اس کے حضور پیش کی جائے۔ مگر بعض احباب ہماری جماعت میں ایسے ہیں۔ جو اپنے طور پر زکوٰۃ خرچ کر دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ درست نہیں۔ پس جملہ احباب نصاب کی خدمت میں اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ زر زکوٰۃ مرکز میں بھیجا کریں۔ اگر کوئی دوست اپنی زکوٰۃ میں سے کچھ حصہ اپنے غریب رشتہ داروں کو دینا چاہیں۔ تو وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بذریعہ نظارت ہذا اجازت لے کر دے سکتے ہیں۔ مگر اپنے طور پر بغیر اجازت امام تقسیم نہیں کر سکتے

خطبہ نمبر کے خریداروں کو اطلاع

خطبہ نمبر کے جن خریداروں کا چندہ ۲۰ مئی ۳۹ء سے ۲۰ جون ۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنا اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں جن احباب کی طرف سے یکم جون تک قیمت وصول نہ ہوگی۔ ان کی خدمت میں جون کے پہلے ہفتہ میں شائع ہونے والا خطبہ نمبر وی پی ارسال خدمت ہوگا۔

مینیجر

۶۸ - مولوی نبی بخش صاحب	۶۶۸ - محمد اسمٰعیل صاحب	۷۴۲ - عبد الجبار صاحب
۱۳۲ - محمد وزیر علی صاحب	۶۷۲ - غلام محمد صاحب	۷۴۳ - محمود احمد صاحب
۱۴۹ - الیس ایس جیلانی صاحب	۶۷۹ - عبد الرحیم صاحب	۷۴۴ - عبد الحمید صاحب
۲۷۲ - مستری حیات محمد صاحب	۶۸۰ - محمد حسین صاحب	۷۴۶ - عطاء الرحمن صاحب
۳۴۳ - خواجہ جمال الدین صاحب	۶۸۱ - شفاء اللہ صاحب	۷۴۹ - میر احمد صاحب
۴۶۰ - راجہ حکم داد خان صاحب	۶۹۰ - احسان اللہ صاحب	۷۵۰ - مولوی احسان اللہ صاحب
۴۶۸ - مستری یار محمد صاحب	۶۹۱ - شاہ دین صاحب	۷۵۷ - عزیز الرحمن صاحب
۴۷۲ - محمد طفیل صاحب	۷۱۳ - مولا داد صاحب	۷۶۱ - شریف احمد صاحب
۴۷۸ - منشی نذیر الدین صاحب	۷۱۴ - محمد عبد اللہ صاحب	۷۶۲ - عطاء الٰہی صاحب
۴۹۸ - عبد المجید صاحب	۷۱۶ - محمد شفیع صاحب	۷۶۷ - سید ظہور حسین شاہ صاحب
۵۰۹ - محمد عبد اللہ صاحب	۷۲۵ - فضل کریم صاحب	۷۷۲ - ظہور الدین صاحب
۵۷۳ - مستری مولا بخش صاحب	۷۲۷ - حکیم نبی بخش صاحب	۷۷۵ - شیخ غلام رسول صاحب
۶۲۹ - محمد یوسف صاحب	۷۳۴ - احمد علی صاحب	۷۷۷ - بشیر احمد صاحب
۶۶۷ - محمد ابراہیم صاحب	۷۳۶ - عبد السلام خان صاحب	۷۷۸ - محمد اکبر علی خان صاحب

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ سردار خان ولد غلام محمد ذات جٹ سکنہ ٹھگرائیں تحصیل پسرور حال بھگت پور تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۰ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ یکم مئی ۱۹۳۹ء دستخط جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ پیا سنگھ ولد ٹیک سنگھ ذات سائیں سکنہ بوہنگ کلاں تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ٹانڈہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ جون ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۰-۵-۳۹ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ا

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ فتح محمد ولد سندھی بذاتہ و نیز رفیق منجانب محمد بشیر و محمد صادق نابالغان پسران غلام محمد برادر زادگان حقیقی خود ذات ملاں ساکن کوٹلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۷-۶-۳۹ مقرر کیا ہے لہٰذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵-۳۹ (دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور

(بورڈ کی مہر)

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے تجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی۔ معرفت الفضل۔ قادیان۔

معاونین الفضل کا شکریہ

مئی کے پہلے نصف حصہ میں روزنامہ "الفضل" کے سترہ نئے خریدار بنے ان میں سات اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور دس خریدار مندرجہ ذیل احباب نے مہیا فرمائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ ہم ان احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس کا بہتر سے بہتر اجر عطا فرمائے

(۱) مکرم جناب ڈاکٹر محمد دین صاحب بنوں — ایک خریدار
(۲) مکرم جناب عبدالرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی — دو خریدار
(۳) مکرم جناب ملک غلام نبی صاحب اے۔ ڈی۔ آئی آف سکولز دریا خان — ایک خریدار
(۴) مکرم جناب شریف احمد صاحب ٹوپی — ایک خریدار
(۵) مکرم سید عبدالشکور شاہ صاحب اکھنور (جموں) تین خریدار (یہ خریدار ایک ایک ماہ کے لئے ہیں۔ اور ان کے نام اخبار تحریک "دعوۃ عامہ" کے ماتحت جاری کرایا گیا ہے)
(۶) مکرم جناب حاکم خان صاحب کیمل پور — ایک خریدار
(۷) مکرم جناب قریشی عبدالمجید صاحب ڈیرہ غازی خان — ایک خریدار

اس عرصہ میں الفضل کے "خطبہ نمبر" کے بھی سترہ ہی خریدار بنے۔ ان میں سے تیرہ اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور چار خریدار مندرجہ ذیل احباب نے مہیا فرمائے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) مکرم عبدالکریم صاحب میڈیکل سکول امرتسر — ایک خریدار
(۲) مکرم سید محمد زمان صاحب بنوں۔ — ایک خریدار
(۳) مکرم محمود علی حسین صاحب گوٹھ کی سندھ — ایک خریدار
(۴) مکرم غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں (سندھ) — ایک خریدار

ہم ان احباب کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

خاکسار منیجر الفضل

موتی سرمہ کی قبولیت

دنیا مان چکی ہے کہ موتی سرمہ ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ شب کوری۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

سردار صاحب آپکے سرمہ کی بہت تعریف کرتے ہیں

جناب دوست محمد خانصاحب حجانہ ڈیرہ غازیخان سے لکھتے ہیں۔ کہ براہ کرم موتی سرمہ دس روپے کا بذریعہ وی پی بنام "جناب خانصاحب سردار حاجی محمد خانصاحب رسالدار" کے نام بذریعہ وی پی جلد ارسال فرمایئے سردار صاحب ممدوح آپکے سرمہ کی بہت تعریف کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ سرمہ اسقدر مفید ہے کہ ہم عام طور پر اسے منگوا کر غرباء میں مفت تقسیم کرتے رہتے ہیں۔"

یہ سرمہ بیحد مفید ہے جناب ڈاکٹر دھرم سنگھ صاحب چک $\frac{95}{12}$ ضلع منٹگمری سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکا موتی سرمہ نہ صرف میں نے خود ہی استعمال کیا بلکہ اور لوگوں کو بھی کثرت سے استعمال کرایا۔ واقعی یہ دھند۔ سرخی۔ ککرے۔ پڑبال۔ جالا۔ خارش چشم وغیرہ کیلئے اکسیر ہے۔ اور تندرست آنکھوں کیلئے تریاق ہے۔ آپکا یہ بار بار استعمال کردہ قابل تعریف ہے۔ تمام آپکو ترقی کی معراج پر پہنچائے۔ ایک تولہ سرمہ جلد ارسال فرماکر شکریہ کا موقعہ دیں۔

پتہ:۔ **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور**

قاضیوں کے تقرر کے متعلق ضروری اعلان

نظارت امور عامہ کی طرف سے قبل ازیں اخبار الفضل میں اعلان کیا گیا تھا۔ کہ جن جماعتوں کے افراد کی تعداد پچاس سے زائد ہو۔ وہاں حسب قاعدہ ۵۳۰ (قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ) افراد جماعت کے تنازعات کے فیصلہ کے لئے قاضی مقرر کیا جانا ضروری ہے جن جماعتوں میں ابھی تک قاضی مقرر نہیں ہوئے۔ وہ فوراً اس عہدہ کے لئے کسی موزوں دوست کا انتخاب کرکے اطلاع دیں۔ تاکہ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور پیش کرکے منظوری حاصل کی جائے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ جماعتوں نے اس طرف توجہ نہیں کی۔ اب مکرر اعلان کرکے ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ تمام جماعتیں جہاں ابھی قاضی مقرر نہیں ہوئے اس عہدہ کے لئے انتخاب کرکے آخر مئی ۱۹۳۹ء تک اطلاع دیں۔ یہ واضح رہے کہ قاضی کے سپرد کوئی انتظامی عہدہ نہیں ہو سکتا۔

ناظر امور عامہ

کراؤن بس سروس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کر کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سول سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس جو کہ وقت کی پابند ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبدالقدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلوم حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس لشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ امام الدین ولد کالا ذات موچی سکنہ چھانگا تحصیل دوسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دوسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم مورخہ ۲۲ $\frac{7}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۹-۵-۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دوسوہہ ضلع ہوشیارپور۔

(بورڈ کی مہر)

402

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برلن ۷/مئی۔ ہر ہٹلر نے چھوٹے چھوٹے ممالک کو پیشکش کی تھی۔ کہ وہ ان پر حملہ نہیں کرے گا۔ بشرطیکہ وہ اس کی کچھ شرائط مان لیں۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ ڈنمارک۔ سویڈن ناروے اور فن لینڈ کی طرف سے حکومت جرمنی کو اس پیشکش کا جواب پہنچا دیا گیا ہے۔

لدھیانہ ۷/مئی۔ پولیس نے ۱۴ احرار کارکنان کو بلوہ اور فساد کے الزام میں گرفتار کیا۔ جنہیں بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ مسلم لیگ کارکنان کی شکایات پر یہ گرفتاریاں کی گئی تھیں۔ کیونکہ پچھلے دنوں جب مسلم لیگ ڈیپوٹیشن یہاں آیا تو ان کے جلوس میں فساد ہو گیا تھا احراری والنٹیروں نے بھی مسلم لیگ کے کارکنان کے خلاف پولیس میں رپورٹ کی ہے۔

لنڈن ۷/مئی۔ پولیس کانسٹیبل نیول چیمبرلین کو ایک جاسوس سارجنٹ کے ساتھ ڈیوٹی پر بھیجا گیا تھا۔ جہاں ایک مکان کی تلاشی لیتے ہوئے اسے ایک بم کا پارسل ملا۔ اس نے پارسل سارجنٹ کے حوالے کر دیا۔ جاسوس کو پارسل سے بدبو سی آنے لگی۔ اور وہ دونوں پارسل رکھ کر کمرے سے باہر نکل آئے۔ جونہی وہ دونوں نکلے بم پھٹ گیا جس سے اچھا خاصا نقصان ہوا۔ اس سلسلہ میں متعدد اشخاص کو گرفتار کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۳/مئی۔ وزیر نوآبادیات نے اعلان کیا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ مفتی اعظم کو فلسطین میں داخلہ کی اجازت نہیں دے گی۔ حکومت برطانیہ مفتی اعظم کو فلسطین کے "دہشت انگیزوں" کا قائد تصور کرتی ہے حکومت کا خیال ہے کہ مفتی اعظم فلسطین میں قیام امن کے راستے میں مزاحمت پیدا کر سکتے ہیں۔

پیرس ۷/مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ ترکی اور فرانس کے مابین بھی ایک معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جس کی رو سے اسکندرونہ اور انطاکیہ پر ترکی کا مکمل قبضہ تسلیم کر لیا گیا ہے۔ لیکن ان علاقوں میں فرانسیسی تجارتی مفادات کی ضمانت لی گئی ہے اور ترکی نے فرانس کو مزید تجارتی مراعات دینا منظور کر لیا ہے۔

برگوس ۷/مئی۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ جنرل فرینکو بہت جلد سائنیور مسولینی سے ملنے کے لئے اٹلی جائیں گے۔

ٹوکیو ۷/مئی۔ معلوم ہوا ہے حکومت جاپان نے آئندہ جنگ میں غیر جانبدار رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فیصلہ آج کونسل کی منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کیا جائے گا۔ لیکن اس فیصلہ میں جاپانی کابینہ نے لکھا ہے۔ کہ وہ جنگ کی صورت میں کسی نہ کسی پارٹی سے ہمدردی ضرور رکھے گا۔

لنڈن ۷/مئی۔ ملک معظم اور ملکہ آج صبح ساحل کینیڈا پر پہنچ گئے۔ فوجی دستوں نے آپ کی سلامی میں ۱۰۲ توپیں سر کیں۔

دہلی ۵/مئی۔ مولانا مظہر الدین کے مقدمہ کی سماعت چوہدری محمد افضل خان مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں ہوئی خواجہ محمد عمر ڈی۔ ایس۔ پی نے بتایا کہ ملزم شفیق نے ان کے سامنے حویلی کلو خواص کی ایک کوٹھڑی میں سے ایک چاقو برآمد کیا تھا جس پر خون کے دھبے تھے نیز ملزم کے کپڑے بھی برآمد کئے۔ آئندہ پیشی کے لئے ۲۳ تاریخ مقرر ہوئی ہے۔

پشاور ۷/مئی۔ گورنر صوبہ سرحد نے اپنے اختیارات خصوصی سے کام لیتے ہوئے جو انہیں شمالی ہند کے قانون محصولات کی دفعہ ۱۵ کے ماتحت حاصل ہیں اعلان کیا ہے۔ کہ جہانگیرہ کے کشتیوں کے پل کو عبور کرنے والی مویشیوں کی گاڑیوں اور آدمیوں کو محصولات سے مستثنیٰ کیا جاتا ہے۔

قاہرہ ۷/مئی۔ ہٹلر کی کتاب "میری جدوجہد" کا عربی میں بھی ترجمہ شائع ہو گیا ہے۔ اس ترجمہ میں سے ۵۰ ابواب کاٹ دیئے گئے ہیں جن میں سامی اقوام کو برا بھلا کہا گیا تھا۔ کیونکہ عرب سامی نسل سے ہیں۔

حیفہ ۷/مئی۔ شرق اردن میں عربوں نے علم جہاد بلند کر دیا ہے۔ اور امیر عبد اللہ کے خلاف کھلم کھلا مظاہرے کئے جا رہے ہیں۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ امیر عبد اللہ نے فلسطین کے برطانوی ہائی کمشنر سے فوجی امداد حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔

لنڈن ۱۷/مئی۔ دارالعوام میں نائب وزیر خارجہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ اٹلی کوشش کر رہا ہے۔ کہ بہت جلد ہسپانیہ سے اطالوی فوجوں کو واپس بلا لے۔

شملہ ۷/مئی۔ سیلون کے جنوبی حصہ میں پوروداریا مندر میں جو شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ مہاتما بدھ کا ایک بڑا بھاری بت تیار کیا جا رہا ہے جو اگلے سال کے وسط تک مکمل ہو جائیگا یہ دنیا بھر میں مہاتما بدھ کا سب سے بڑا بت ہو گا جس کی لمبائی ۶۲ فٹ ۴ انچ ہو گی۔ سابق شاہ سیام نے اس بت کے لئے بہت سا روپیہ دیا ہے۔

الہ آباد ۷/مئی۔ مسٹر تیج بہادر سپرو بیمار ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انہیں کاربنکل ہے۔ کل ان کا ٹمپریچر ۱۰۳ تھا۔

امرتسر ۷/مئی۔ دربار صاحب میں مندر کی اوپر کی منزل سے کوئی شخص گرنتھ صاحب کا چاندی کا بڑا چنور چرا کر لے گیا ہے۔ پولیس تحقیقات کر رہی ہے۔

لاہور ۷/مئی۔ سوامی وچارانند کو زیر دفعہ ۳ پنجاب کریمنل لاء امینڈمنٹ ایکٹ نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۴۸ گھنٹے کے اندر اندر صوبہ دہلی سے نکل جائیں اور ایک سال کے لئے دہلی میں داخل نہ ہوں نیز دہلی شہر میں کسی جلوس جلسے یا کسی ایجی ٹیشن میں خواہ وہ فرقہ وارانہ نوعیت کی ہو یا کسی اور نوعیت کی نہ لیں۔

گیا ۷/مئی۔ گیا میں فرقہ وارانہ فسادات سے پیدا شدہ صورت حالات اب بہتر ہو گئی ہے۔ تقریباً تمام دکانیں کھل گئی ہیں اور کاروبار جاری ہے کرفیو آرڈر کے وقت میں بھی کمی کر دی گئی ہے۔

امرتسر ۷/مئی۔ گندم ہاڑ ۲ روپے ۹ آنے۔ گندم اسوج ۲ روپے ۱۰ آنے۔ نخود ہاڑ ۳ روپے ۶ آنے۔ نخود اسوج ۳ روپے ۷ آنے۔ سونا ۳۸ روپے۔ چاندی ۵۳ روپے چاندی ۵۳ روپے ۸ آنے پونڈ ۲۳ روپے ۱۱ آنے۔

لکھنؤ ۱۶/مئی۔ معلوم ہوا ہے یو پی گورنمنٹ کے وزراء کو بعض گمنام خطوط موصول ہوئے ہیں۔ جن میں انہیں قتل کی دھمکی دی گئی ہے۔ جب سے شیعہ سنی تنازعہ شروع ہوا ہے۔ اس قسم کے خطوط آنے لگے ہیں۔ حکام تفتیش کر رہے ہیں۔

کیپ ٹاؤن ۷/مئی۔ جنوبی افریقہ کی پارلیمنٹ میں اس استفسار کے جواب میں کہ آیا جنوب مغربی افریقہ جرمنی کو دیدیا جائے گا۔ جواب دیا گیا۔ کہ ہم اسے یونین گورنمنٹ کے ساتھ ملا دینا چاہتے ہیں۔

لنڈن ۷/مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حکومت ناروے نے اپنی حالت کو مضبوط بنانے کے لئے ۲ کروڑ کرونر ناروے کا سکہ منظور کئے ہیں۔

برلن ۷/مئی۔ آج جرمنی میں پولش باشندوں کی مردم شماری ہو رہی ہے۔ مردم شماری کا مقصد پولینڈ کے اس دعویٰ کو باطل کرنا ہے۔ کہ جرمنی میں ۱۵ لاکھ پول آباد ہیں۔

لنڈن ۷/مئی۔ جرمنی سپین کے ساتھ تجارتی تعلقات قائم کرنے کی غرض سے اپنا ایک وفد سپین بھیج رہا ہے۔

نذیر سیونگ مشین کمپنی رنگ محل لاہور ہر قسم کے نفوک پرزہ جات و نئی و پرانی مشینوں کی مرمت و خرید و فروخت کیلئے مشہور ہے

403

نارتھ ویسٹرن ریلوے

DIESEL RAIL CAR

Digitized by Khilafat Library Rabwah

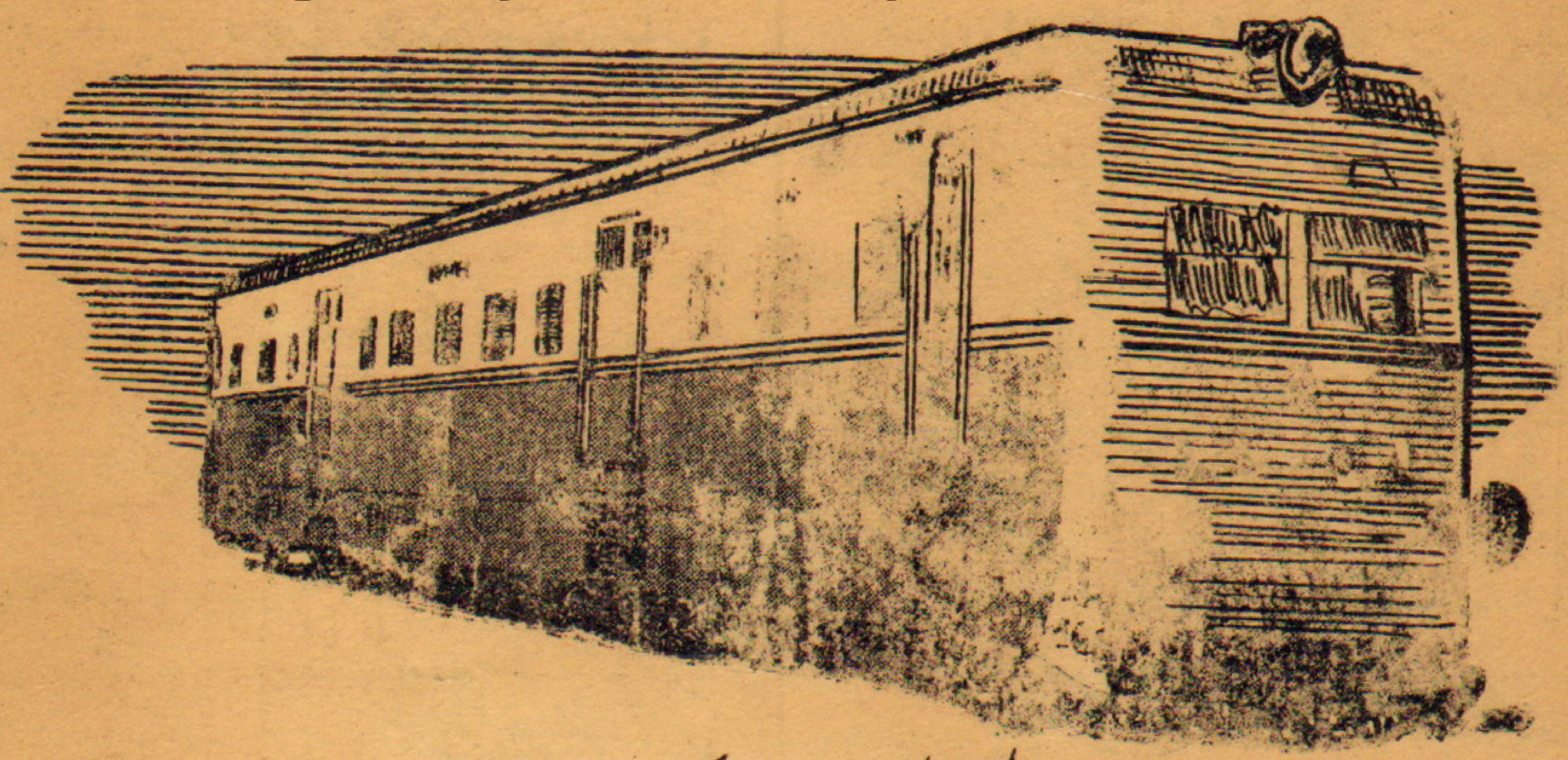

ڈیزل ریل کاروں کے ذریعہ سفر

۱۵ مئی سے نارتھ ویسٹرن ریلوے تیسرے درجے کے مسافروں کی آسائش و آرام اور بسرعت سفر کرنے کے لئے ڈیزل ریل کاریں بہ تعداد کثیر چلانا شروع کر دی ہیں۔ یہ کاریں حسب ذیل مقامات کے درمیان چلیں گی۔

جالندھر شہر اور ہوشیارپور۔ کپورتھلہ۔ ٹانڈہ۔ اڑمڑ۔ دسوہہ۔ لوہیاں خاص اور امرتسر اور نارووال۔ قادیان۔ بٹالہ۔ گورداسپور۔ **نیز** فیروزپور۔ موگا تحصیل۔ جگراؤں۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ بھٹنڈہ۔ دھوری۔ سنگرور۔

ایک کار روزانہ لاہور بھی آیا کرے گی۔ امرتسر سے لاہور ۱۹ بجکر ۵۰ منٹ پر پہنچے گی۔ اور جالندھر شہر کے لئے ۲۰ بجکر ۴ منٹ پر روانہ ہو گی۔

ان ریل کاروں کے ذریعہ سفر کرنے والوں کو بہت آرام ملے گا۔ اور کفایت رہے گی اور امید ہے۔ کہ جلد ہی لوگوں میں یہ کاریں ہر دلعزیز ہو جائیں گی۔ ان ریل کاروں کے اوقات آمد و رفت حسب ذیل ہوں گے۔ جو ۱۵ مئی سے نافذ العمل ہیں:

جالندھر شہر اور ہوشیارپور کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۳ بجکر ۳۰ منٹ	ہوشیارپور ۴ بجکر ۲۳ منٹ	۴ بجکر ۴۰ منٹ	جالندھر شہر ۵ بجکر ۴۲ منٹ
" ۴ بجکر ۵۲ منٹ	" ۵ بجکر ۵۲ منٹ	۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۸ بجکر ۴ منٹ
" ۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۷ بجکر ۵۸ منٹ	۸ بجکر ۱۴ منٹ	" ۹ بجکر ۱۶ منٹ
" ۹ بجکر ۴۰ منٹ	" ۱۰ بجکر ۴۲ منٹ	۱۰ بجکر ۵۰ منٹ	" ۱۱ بجکر ۵۲ منٹ
" ۱۲ بجکر ۲ منٹ	" ۱۳ بجکر ۴ منٹ	۱۳ بجکر ۱۴ منٹ	" ۱۴ بجکر ۱۶ منٹ
" ۱۴ بجکر ۵۳ منٹ	" ۱۵ بجکر ۳۷ منٹ	۱۵ بجکر ۴۷ منٹ	" ۱۶ بجکر ۴۹ منٹ
" ۱۶ بجکر ۵۹ منٹ	" ۱۸ بجکر ۱ منٹ	۱۸ بجکر ۱۱ منٹ	" ۱۹ بجکر ۱۳ منٹ
" ۱۹ بجکر ۳۳ منٹ	" ۲۰ بجکر ۳۵ منٹ	۲۰ بجکر ۴۳ منٹ	" ۲۱ بجکر ۴۵ منٹ

جالندھر شہر کپورتھلہ اور ٹانڈہ اڑمڑ کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۶ بجکر ۵۶ منٹ	کپورتھلہ ۷ بجکر ۲۲ منٹ		
کپورتھلہ ۷ بجکر ۳۰ منٹ	ٹانڈہ اڑمڑ ۸ بجکر ۴۵ منٹ	۹ بجکر ۲ منٹ	کپورتھلہ ۱۰ بجکر ۲ منٹ
" ۱۰ بجکر ۴ منٹ	" ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ	۱۲ بجکر ۳ منٹ	" ۱۴ بجکر ۵ منٹ
" ۱۴ بجکر ۴ منٹ	" ۱۵ بجکر ۲۵ منٹ		

ٹانڈہ اڑمڑ جالندھر شہر دسوہہ لوہیاں خاص کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
ٹانڈہ اڑمڑ ۱۵ بجکر ۴ منٹ	جالندھر شہر ۱۶ بجکر ۴ منٹ	۱۶ بجکر ۵۵ منٹ	دسوہہ ۱۸ بجکر ۲۵ منٹ
دسوہہ ۱۸ بجکر ۳۵ منٹ	لوہیاں خاص ۲۱ بجکر ۵۸ منٹ		
لوہیاں خاص ۵ بجکر ۳۶ منٹ	جالندھر شہر ۶ بجکر ۵۱ منٹ		

جالندھر شہر اور امرتسر کے درمیان

روانگی	آمد
جالندھر شہر ۸ بجکر ۴ منٹ	امرتسر ۱۰ بجکر ۱۵ منٹ

امرتسر اور نارووال کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
امرتسر ۱۰ بجکر ۲۴ منٹ	نارووال ۱۲ بجکر ۵۴ منٹ	۱۳ بجکر ۳ منٹ	امرتسر ۱۴ بجکر ۴ منٹ
" ۱۵ بجے	" ۱۶ بجکر ۵۴ منٹ	۱۶ بجکر ۵۵ منٹ	" ۱۸ بجکر ۲۰ منٹ

امرتسر۔ بٹالہ اور قادیان کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
امرتسر ۹ بجکر ۱۵ منٹ پر	قادیان ۱۰ بجکر ۴ منٹ	۱۰ بجکر ۵۰ منٹ	امرتسر ۱۲ بجے
″ ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر	″ ۵ بجکر ۵۳ منٹ	۶ ″ ۳ منٹ	بٹالہ ۶ بجکر ۲ منٹ
بٹالہ ۶ ″ ۴۴ ″	″ ۷ ″ ۸ ″	۷ ″ ۱۸ ″	امرتسر ۸ ″ ۴۸ ″
امرتسر ۹ ″ ۱۵ ″	″ ۱۰ ″ ۳۵ ″	بٹالہ ۱۰ ″ ۴۵ ″	بٹالہ ۱۱ ″ ۹ ″

بٹالہ۔ گورداسپور۔ قادیان۔ لاہور اور جالندھر کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
بٹالہ ۱۱ بجکر ۱۹ منٹ پر	گورداسپور ۱۲ بجے	۱۲ بجکر ۱۰ منٹ	بٹالہ ۱۲ بجکر ۵۱ منٹ
″ ۱۳ ″ ۷ ″	″ ۱۳ بجکر ۴ منٹ	۱۳ ″ ۵۵ ″	″ ۱۴ ″ ۳۵ ″
″ ۱۴ ″ ۵۴ ″	قادیان ۱۵ ″ ۱۰ ″	۱۵ ″ ۲۵ ″	″ ۱۵ ″ ۵۱ ″
″ ۱۶ ″ ۲۵ ″	″ ۱۶ ″ ۵۱ ″	۱۷ ″ ۵ ″	لاہور ۱۹ ″ ۵۰ ″

لاہور ۲۰ بجکر ۴ منٹ جالندھر شہر ۲۲ بجکر ۵۰ منٹ پر

جالندھر شہر۔ لدھیانہ۔ فیروزپور۔ بھٹنڈہ۔ دھری اور سنگرور کے درمیان

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۶ بجکر ۳ منٹ	لدھیانہ ۷ بجکر ۴ منٹ		
لدھیانہ ۸ بجے	فیروزپور چھاؤنی ۷ ″ ۲۸ ″	۱۱ بجکر ۵۴ منٹ	بھٹنڈہ ۱۳ بجکر ۳ منٹ
بھٹنڈہ ۱۳ بجکر ۵ منٹ	″ ۱۵ ″ ۳۱ ″	۱۵ ″ ۴۲ ″	لدھیانہ ۱۸ ″ ۱۶ ″
لدھیانہ ۱۹ ″ ۳۰ ″	″ ۱۲ ″ ۱۶ ″		
فیروزپور چھاؤنی ۵ بجکر ۱۰ منٹ	بھٹنڈہ ۷ بجکر ۲ منٹ	۷ بجکر ۳۵ منٹ	سنگرور ۱۰ بجکر ۲ منٹ
سنگرور ۱۰ ″ ۳۰ ″	لدھیانہ ۱۴ ″ ۱۵ ″	۱۴ ″ ۱۰ ″	موگا تحصیل ۱۵ ″ ۵ ″ ۳ منٹ
موگا تحصیل ۱۵ بجکر ۵ منٹ	″ ۱۷ ″ ۱۰ ″	۱۸ ″ ۵ ″	جالندھر شہر براہ نکودر ۲ بجکر ۱۵ منٹ

جالندھر شہر۔ دھری۔ پٹیالہ۔ بھٹنڈہ اور رائے ونڈ

روانگی	آمد	روانگی	آمد
جالندھر شہر ۷ بجکر ۴ منٹ	لدھیانہ ۸ بجکر ۱۹ منٹ	۸ بجکر ۲۹ منٹ	دھری ۹ بجکر ۵۲ منٹ
دھری ۱۱ ″ ۵ ″	پٹیالہ ۱۲ ″ ۱۰ ″	۱۳ ″ ۱۰ منٹ	بھٹنڈہ ۱۶ ″ ۳۵ ″
بھٹنڈہ ۱۷ ″ ۵ ″	فیروزپور چھاؤنی ۱۸ بجکر ۵۵ منٹ	۱۸ ″ ۵۹ ″	رائے ونڈ ۲۰ بجکر ۳ منٹ

رائے ونڈ۔ فیروزپور چھاؤنی۔ میکلوڈگنج روڈ۔ نکودر۔ لوہیاں خاص۔ جالندھر شہر

روانگی	آمد	روانگی	آمد
رائے ونڈ ۴ بجکر ۵۰ منٹ	فیروزپور چھاؤنی ۶ بجے	۶ بجکر ۵ ۳ منٹ	میکلوڈگنج روڈ ۹ بجکر ۳۰ منٹ
میکلوڈگنج روڈ ۱۱ بجے	نکودر ۱۶ بجکر ۳ منٹ	۱۶ ″ ۴۰ ″	لوہیاں خاص ۱۷ ″ ۲۵ ″
لوہیاں خاص ۱۷ بجکر ۳۵ منٹ	جالندھر شہر ۱۸ بجکر ۵۵ منٹ		

اس نئی سروس کے اجراء کے باعث بعض دیگر ٹرینوں کے اوقات میں حسب ذیل تبدیلیاں عمل میں آئیں گی۔

ٹرین نمبر	از سٹیشن	روانگی	تا سٹیشن	آمد
۳۰۴ ڈاؤن	جالندھر شہر	۱۲ بجکر ۴ منٹ	ٹانڈا ارمڑ	۱۴ بجکر ۷ منٹ
۴۰۳ ″	″	۱۹ ″ ۲۲ ″	مکیریاں	۲۱ ″ ۳۵ ″
۴۰۵ اپ	بھوگپور سروال	۱۵ ″ ۱۳ ″	جالندھر شہر	۱۶ ″ ۱۵ ″
۲۶۷ اپ	ہوشیارپور	۱۶ ″ ۳۵ ″	″	۱۸ ″ ۱۸ ″
۲۶۸ ڈاؤن	جالندھر شہر	۷ ″ ۵۹ ″	ہوشیارپور	۹ ″ ۳۸ ″
۱۹۴ ″	″	۲۰ ″ ۲۵ ″	″	۲۱ ″ ۵۰ ″
۳۰۲ ″	مجیٹھہ	۱۸ ″ ۲ ″	ناروال	۲۰ ″ ۵ ″
۳۰۹ اپ	قادیان	۱۲ ″ ۲۰ ″	امرتسر	۱۴ بجے

۳۲۳ اپ	جلال آباد	۱۲ بجکر ۳۰ منٹ	چبلیانہ	۱۵ بجکر ۲۵ منٹ
۴۲۴ ڈاؤن	میکلوڈگنج روڈ	۱۲ ″ ۱۰ ″	فیروزپور چھاؤنی	۱۵ ″ ۴۵ ″
۴۲۶ ″	جلال آباد	۷ ″ ۵۲ ″	″	۹ ″ ۲۰ ″
۲۰۱ اپ	جالندھر شہر	۱۷ ″ ۴۰ ″	کپورتھلہ	۱۸ ″ ۱۴ ″
۳۸۵ اپ	″	۱۲ بجے	پھگواڑہ	۱۳ ″ ۵ ″

جالندھر شہر وہ ہوشیارپور لائن پر نیز بٹالہ قادیان لائن پر جو سروس چلے گی وہ مذکورہ بالا ڈیزل ریل کار اور ٹرین سروس پر مشتمل ہوگی۔ یہ سروس ۱۹۴ اپ جو ہوشیارپور اور جالندھر شہر کے درمیان نیز ۳۱۰ ڈاؤن جو بٹالہ قادیان کے درمیان چلتی ہے۔ کے علاوہ ہوگی۔ یہ دونوں گاڑیاں بدستور سابق چلا کریں گی۔

مندرجہ ذیل ٹرینیں اور سنٹینل کوچیں ڈیزل ریل کار سروس کے باعث منسوخ کردی جائیں گی۔ جو فیروزپور چھاؤنی۔ لدھیانہ۔ جالندھر شہر۔ لوہیاں خاص۔ دھری۔ لدھیانہ اور دسوہہ۔ جالندھر شہر کے سیکشنوں پر چلا کریں گی۔

۲۱۰ ڈاؤن اور ۴۱۹ اپ فیروزپور چھاؤنی اور لدھیانہ کے درمیان

۱۷ اپ اور ۲۷ ڈاؤن سنٹینل کوچیں۔ جالندھر شہر اور لوہیاں خاص کے درمیان

۳۰۷ اپ اور ۳۰۸ ڈاؤن دھری اور لدھیانہ کے درمیان

۳۰۵ اپ اور ۳۰۶ ڈاؤن سنٹینل کوچیں دسوہہ اور جالندھر شہر کے درمیان۔ درمیانی سٹیشنوں کے اوقات کے لئے متعلقہ سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیا جائے۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۸ مئی ۱۹۳۹ء سے ۱۲۵ اپ اور ۱۲۶ ڈاؤن مسافر گاڑیاں جو پہلے سہارنپور اور انبالہ شہر کے درمیان چلتی ہیں۔ آزمائشی طور پر لدھیانہ تک بڑھا دی گئی ہیں۔ اور ان کے اوقات تا اطلاع ثانی حسب ذیل ہونگے۔

۱۲۵ اپ

	آمد	روانگی
انبالہ شہر	۹-۴	۹-۴۵
شمبھو	۹-۵۶	۹-۵۸
راجپورہ	۱۰-۹	۱۰-۴۵
سرائے بنجارہ	۱۰-۵۶	۱۰-۵۹
سادھوگڑھ	۱۱-۹	۱۱-۱۲
سرہند	۱۱-۲۰	۱۱-۳۰
گوبند گڑھ	۱۱-۴۱	۱۱-۴۴
کھنہ	۱۱-۵۳	۱۱-۵۶
چاوا پائل	۱۲-۸	۱۲-۱۱
دوراہہ	۱۲-۲۱	۱۲-۲۴
ساہنیوالی	۱۲-۳۲	۱۲-۳۵
ڈھنڈاری کلاں	۱۲-۴۵	۱۲-۴۸
لدھیانہ	۱۲-۵۸	× ×

۱۲۶ ڈاؤن

	آمد	روانگی
لدھیانہ	—	۱۵-۱۰
ساہنیوالی	۱۵-۲۷	۱۵-۲۹
دوراہہ	۱۵-۳۷	۱۵-۳۹
چاوا پائل	—	۱۵-۴۹
کھنہ	۱۶-۱	۱۶-۶
گوبند گڑھ	۱۶-۱۵	۱۶-۱۷
سرہند	۱۶-۲۸	۱۶-۳۰
سادھوگڑھ	—	۱۶-۳۸
سرائے بنجارہ	—	۱۶-۴۷
راجپورہ	۱۶-۵۸	۱۷-۰
شمبھو	—	۱۷-۱۱
انبالہ شہر	۱۷-۲۲	۱۷-۲۵

جنرل مینیجر۔ لاہور

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا